ہیں۔ دیگر تصانیف میں Muslim Conduct of the state تاریخی مقالات، تحریک پاکستان، محمد بن قاسم اور ان کے جانشین اور جدید دنیائے اسلام وغیرہ شامل ہیں۔ آپ آخری عمر میں مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور اور علی گڑھ ٹرسٹ علی گڑھ اسکول، مانگا منڈی اور گرلز ھائی سیکنڈری اسکول گلبرگ لاہور کی ذمہ داریاں نبھاتے رہے۔ مرحوم نے سوگواران میں اپنی بیوی (جو کہ مشہور مورخ، سیرت نگار اور استاد مولانا سعید احمد اکبرآبادی مرحوم کی بیٹی ہیں آپ پروفیسر اسلم صاحب کے دھلی سٹیفن کالج کے استاد بھی تھے) بیٹے زفر فواد، محمد نافع اور بیٹی تنویر انجم چھوڑے ہیں۔ دیگر متاثرین میں لاہوری شاگرد بلکہ مرید بھی شامل ہیں۔ آہ! پروفیسر[1] محمد اسلم جیسا یگانہ روزگار، ہم عصر دور کا عظیم استاد، پیر، مورخ، مؤلف، سیرت نگار، مبلغ، منتظم ہم سے بچھڑ گیا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا یہ خلاء کیسے پر ہوگا؟۔

نیاز مند: عبدالجلیل

اسسٹنٹ پروفیسر، تاریخ ومطالعہ پاکستان، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

اسماعیلیت کا سیاسی کردار

شیعہ فرقے کے دو اہم گروہ ہیں۔ ایک بوہرہ جماعت اور دوسری اسماعیلیت جن کے موجودہ حاضر امام پرنس کریم آغاخان ہیں۔ آپ سرآغاخان کے پوتے اور علی خان کے فرزند ہیں۔ سرآغا خان کا سیاسی کردار نہایت اعلیٰ طریقے سے مہربوس نے اپنی کتاب "دی آغاخانز" میں بیان کیا ہے اور آپکی انگریز کے لئے خدمات کو مستند ماخذات سے آشکار کیا ہے۔ حال ہی میں شہید ہونے والے غلام حسین اکبرخان نے بھی اپنی کتاب میں آغاخان کے سیاسی کردار پر روشنی ڈالی ہے۔ افغانستان میں اسماعیلیوں کے مضبوط گڑھ طالبان کے قبضے میں آنے کے بعد پاکستانی عوام کے دلوں میں کئی خدشات پیدا ہوگئے ہیں انکا سب سے بڑا خدشہ یہ ہے کہ اسماعیل شمالی علاقہ جات میں اپنی الگ ریاست قائم کرنا چاہتے ہیں یہ کوئی سیاسی الزام اور خالی خولی خدشہ نہیں بلکہ آغاخان فاؤنڈیشن ایک پروگرام کے تحت مصروف عمل ہے۔ مسلمان اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ تاریخ کے ہر دور میں اسماعلیت

(۱)۔ ادارہ پروفیسر محمد اسلم صاحبؒ کی وفات پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ جناب پروفیسر صاحب مرحومؒ ایک بہت بڑی علمی، ادبی شخصیت تھے۔ آپ اپنی ذات میں ایک اکیڈمی اور انجمن تھے۔ آپ نے کم وقت میں بہت زیادہ علمی کام کیے۔ آپ نے ماہنامہ "الحق" میں ابتداء سے لیکر آخر تک علمی اور ادبی موضوعات پر بہت کچھ لکھا۔ مدیراعلیٰ ماہنامہ "الحق" کے ساتھ آپ کا انتہائی گہرا برادرانہ تعلق تھا۔ آپ برصغیر کی مشہور علمی اور ادبی شخصیت مولانا سید احمد اکبرآبادیؒ کے داماد تھے۔ ادارہ تمام پسماندگان کے ساتھ اس عظیم سانحہ میں برابر کا شریک ہے۔